بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً ... المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان

چہ گویم باتو گرائی چادر قادیاں مینی | (رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۸) | دوا ہی شفا بینی غوث دارالاماں مینی

جلد ۹ | مورخہ ۱۳ صفر سنہ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ مطابق ۲۴ فروری سنہ ۱۹۱۱ء | نمبر ۱۸

سارے جہان سے اچھا دارالاماں ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

جاوین ۔ اس لئے تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ جو جو بات یا نکتہ یا واقعہ حضرت امام کے متعلق ان کو یاد ہو یا ہر نصیحت کسی وقت آپ نے فرمائی ہو یا کوئی الہی بات یا ادا یا طرز عمل جو کسی بھائی سے آپ کے متعلق سنا ہو ۔ وہ سب کا سب لکھ بھیجیں ۔ اس مطلب کے لئے دو کالم وقف کئے جاتے ہیں امید ہے کہ تمام احمدی برادران توجہ فرمائیں گے ۔ اور ناظرین بدر کے لئے ایک عمدہ ... مخلصین جن کو زیادہ تر صحبت حاصل ہوا ہے ۔ خصوصیت سے توجہ فرماویں قبل از دعوے ماموریت یا براہین احمدیہ کے زمانہ کے حالات ... ہی دلچسپ ہوں گے ۔ جو کچھ لکھا جاوے ۔ بہت مختصر اور جامع ہو ۔

تبلیغ در ممالک عرب

ماسٹر عبدالرحمن صاحب جالندھری مدرس تعلیم الاسلام کو تبلیغ حق کا بہت جوش ہے ۔ اللہ تعالیٰ برکت دے ۔ حال میں وہ اپنا ایک اشتہار عربی میں ترجمہ کرا کر بعد پسندیدگی حضرت خلیفۃ المسیح چھپوا رہے ہیں اور مصر و ایران و عرب وغیرہ ممالک اسلامیہ کے علماء کو پہنچانا چاہتے ہیں اور احباب سے خواہش رکھتے ہیں کہ اس کام کے واسطے بہت سے نام اور پتے دیکر اور نیز مفید مشورہ سے انہیں مشکور فرماویں ۔

حکیم فضل دین صاحب بیمار

ان دوستوں کے شکر گزار ہیں ۔ جنہوں نے ان کی بیماری کے خطوط لکھے اور دعا کی اور آئندہ دعا کا وعدہ کیا امید ہے کہ ان کے واسطے دعا کا سلسلہ دوست جاری رکھیں گے اور جنہوں نے توجہ نہیں کی وہ اب جاری کریں گے ۔ کیونکہ یہ مخلص دوست بسبب بیماری کے بہت تکلیف میں ہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفا دے ۔

حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی نے احمدیوں کو دعوت دی

کچھ عرصہ ہوا کہ حافظ عبدالمنان صاحب مشہور اہلحدیث نے اپنے پوتے کے عقیقہ کی تقریب پر اپنے احمدی بھائیوں کو خصوصیت کے ساتھ مدعو کیا اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ۔ کیونکہ آخر اتنی مدت قرآن و حدیث پڑھا پڑھا کے اور پھر احمدیوں کا طرز عمل دیکھ کر ... اگر آپ اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہوں کہ احمدیوں سے بڑھ کر کوئی سنت نبوی کا تابع اور کوئی متبع قرآن مجید اور پکا موحد نہیں

فہرست نئے مسلمانوں کی ۔

جو مولوی محمد علی صاحب واعظ احمدی سیالکوٹی کے ہاتھ پر ممالک متوسط میں مسلمان ہوئے

ہندو نام	مسلمانی نام	ہندو نام	مسلمانی نام
ڈھویا	غلام حیدر	بھیکو	غلام نبی
کول سو	عبدالستار	[illegible]	اللہ دتا
پانڈو	نواب الدین	نارائن	عنایت اللہ
کرشنا	محمد بخش	بسنتے رام	خدا بخش
پانڈو	عبداللہ	ماروتی	ناصر محمد
چندو	غلام رسول	تاراچند	عبدالرحمان
دھتو	عبدالرحیم	اڑکو	محمد دین
سکھا رام	غلام حسین	لکھو	غلام حسن
ارجن	میراں بخش	سنباڈو	عبداللہ
سوا	عبدالقدیر	ہیرا	عبدالقادر
موتی	ثناء اللہ	راما	حلیم احمد
گونا	غلام محمد	مادھو	احمد دین
کشن	غلام محی الدین	پانڈو	علی بخش
واجی	نور محمد	فتو	فتح محمد
شو رام	غلام حیدر		

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے ۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تمام ایسی باتیں جو ان کے یا قوم کے سوانح کا جزو بن سکتی ہوں تحریر میں آ

(بمقام قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپ کر شائع ہوا)

تو اس بیمن خصیصہ کو ختم آ گیا۔ کیونکہ جہاں اہل حدیث نے پیر پرستی۔ قبر پرستی کا ایک حد تک استیصال کیا ہے وہاں احمدیوں نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور ایک شرک عظیم سے نہ صرف خود توبہ کی بلکہ ایک جہان کو توبہ کرا دی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق چند باتیں تھیں (۱) ان کا لایبدل ولایحول ہونا (۲) عالم الغیب (۳) مُردوں کو زندہ کرنے والا (۴) فیھا تحیون ولکم فی الارض مستقر کے خلاف آسمان پر دو ہزار برس سے جاگزین ہونا (۵) خاتم النبیین سید المرسلین صلعم سے بڑھ کر قوت قدسیہ رکھنا کہ تمام جہان کو مسلمان بنا دے گا (۷) بعض آیات قرآنی کا ناسخ ہونا مثلاً لا اکراہ فی الدین وحتی یعطوا الجزیۃ ۔ وغیر ذلک اور کچھ مسیح الدجال کے متعلق کہ وہ مینہ برسانے مُردے کو زندہ کرنے پر قادر ہوگا اور خدا اسے اس کے تابع ہو جاویں گے ۔ غرض ایسے عقائد کو جو صریح آیات قرآن و احادیث سید الانس والجان کے خلاف ہیں۔ ایک باعزت کامل الایمان مؤمن کب اپنے عقیدہ میں شامل رکھ سکتا ہے۔ پس جو مومن جماعت یہاں تک موحد ہو کہ وہ عیسٰے علیہ السلام ایک خدا کے نبی کے متعلق بھی کوئی شرک انگیز بات اپنے عقیدہ میں شامل نہیں رکھ سکتی اس جماعت کا ایمان ۔ ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم ٭ گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

سمجھا ہو جو خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کا (جو قرب قیامت کے متعلق تھیں) پورا ہونا جزو ایمان قرار دیتا ہے اگر اس سے کامل پیشوا مہدوی کا سلسلہ جاری نہ ہو۔ تو پھر کس سے ہو۔

میرے خیال میں وہ لوگ بہت غلطی پر ہیں جو حافظ صاحب کو مہتمم کرتے ہیں الحق کے پچھلے فتوے اس کے متعلق یاد دلا رہے ہیں کہ مرزائیوں سے سلام بھی جائز نہیں۔ چہ جائیکہ ان کی دعوت مسنونہ کی جاوے اور بڑی عزت و احترام سے خود ان کا استقبال کیا جاوے کیونکہ انسان آخر انسان ہے۔ ممکن ہے وہ پہلے کوئی رائے غلطی سے دے۔ اور بعد ازاں اس سے رجوع کرے۔ حافظ صاحب مکرم کو بھی اس پر جھنجھلانے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ مخلوق کی خالق کے سامنے کیا حقیقت ہے مولانا غلام رسول صاحب احمدی آپ کے پرانے رفیق و دوست اب بھی اسی مدینۃ الاولیاء میں موجود ہیں۔ وہ ہر طرح آپ کی مدد کرنے کو تیار ہیں اور خود ان کا نمونہ اس بات کی کافی ضمانت ہے۔ کہ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لایعلمون وزیر آبادی جماعت کو چاہیئے کہ وہ بھی حافظ عبد المنان صاحب کو اپنی دعوتوں میں مدعو کیا کریں۔

ممبری شراب

بمبئی کے اخبار ایگزیمینر مورخہ ۱۲ فروری سنہ رواں میں ایک اشتہار ہماری نگاہ سے گزرا ہے۔ جس میں ممبری شراب کے نرخ وغیرہ دئے گئے ہیں لکھا ہے کہ بارہ بوتلیں دس روپے میں مل سکتی ہیں۔ ممبری شراب سے مراد وہ شراب ہے۔ جو پادری صاحب یسوعی عبادت گاہ المعروف گرجا کے اندر ممبر پر چڑھ کر نمازیوں کے درمیان تقسیم کرتے ہیں اور جس کے بغیر عبادت کا ایک خاص رکن یعنی عشائے ربانی پورا نہیں ہو سکتا اسی اشتہار میں پیر یا پادری صاحب کی تصدیق بھی ہے۔ کہ یہ شراب خالص ہے اور عبادتگاہ میں استعمال کے لائق ہے۔ کیا یہ قوم بھی دعوی کر سکتی ہے کہ وہ دنیا کے اخلاق کو سنوارنے کے واسطے باہر نکلی ہے۔ جس میں ام الخبائث کا استعمال مذہبی رسوم میں ضروری ہے حقیقی مصلح ہونے کا دعوے اسی کو سجتا ہے۔ جس نے خمر کے حرام ہونے کا حکم سنا کر چند منٹوں میں سب شراب بہا دی۔

اللّٰھم صل علٰی محمد وعلٰی اٰل محمد وبارک وسلم

امیر المؤمنین - حضرت عمر فاروق خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ رات کے وقت لوگوں کے حالات معائنہ کرتے پھرتے تھے ایک شکستہ جھونپڑے سے کسی عورت کی آواز سنائی دی جس کے بچہ پیدا ہونے والا تھا اور اس عورت کا غریب شوہر حسرت کے ساتھ کہہ رہا تھا۔ ہائے کیا کریں۔ آج تو گھر میں کھانے کو ایک لقمہ بھی نہیں۔ حضرت فاروق الٹے پاؤں گھر لوٹ آئے اور بیوی سے سارا ماجرا ذکر کر کے اس ازسر وقت میں ان کی مدد دینے کی ترغیب دی۔ بیوی نے بڑی خوشی سے اس فرمائش کو منظور کیا۔ اور اس جھونپڑے کی طرف روانہ ہوگئیں آگے بیوی جا رہی تھیں اور پیچھے پیچھے خود خلیفہ مارزوائے عرب ہاتھ میں کچھ نقدی لئے اور آٹے کی ایک بوری پیٹھ پر اٹھائے جا رہے تھے۔ پھر ان لوگوں کو گھر میں پہونچ کر آپ نے آٹا وغیرہ تو مالک مکان کے پاس رکھا اور خود چولھے کی طرف ہو کر ہنڈیا چڑھا دی۔ اور لکڑیاں لگا کر آگ جلانی شروع کی۔ آہ کیسا ایثار کیسی خدا ترسی اور کیسی للہیت ان لوگوں میں تھی۔ کہ اس تنگ و تار اور دھواں دار جھونپڑے میں چولھے کے آگے بیٹھے۔ جب آپ پھونکیں مارتے تھے تو آپ کی داڑھی زمین سے چھو جاتی تھی۔ اتنے میں اس عورت کے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت عمرؓ کی بیوی نے پکارا۔ اے امیر المؤمنین اپنے دوست کو بشارت دو کہ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ مالک خانہ سنتے ہی ہکا بکا رہ گیا اور کہنے لگا۔ آپ امیر المؤمنین ہیں؟ بخدا آج سے پہلے میں نے آپ کو ہمیشہ منصف اور عادل پایا۔ مگر آج آپ کو دردرجہ کا رحمدل اور محسن دیکھا۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جناب پیغمبر علیہ السلام کا ارشاد ہے۔ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ یعنی تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت پوچھا جاوے گا۔ (م۔ پ)

خطبۂ جمعہ

(۱۰- فروری سنہ ۱۹۱۱ء)

حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا۔

انسان کو اپنے خالق و رازق و محسن سے محبت ہوتی ہے۔ مگر محبت کا نشان بھی ہونا چاہیئے اس لئے فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یعنی ان کو کہدے اگر تمہیں اپنے مولیٰ سے محبت کا دعوے ہے تو اس کی پہچان یہ ہے کہ میری اتباع کرو۔ پھر تم محب کیا اللہ کے محبوب بن جاؤ گے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع کے لئے آپ کے کچھ حالات جو قبل از دعویٰ نبوت تھے وہ ان کی محرم راز بی بی نے بیان کئے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنے سید و مولیٰ کی عادات کی پیروی کریں کیونکہ ان خصائل والا ذلیل نہیں ہوتا اور دنیا میں کون ہے جو عزت نہیں چاہتا۔ ذلت کے کئی اسباب ہیں (۱) ایسی بدنما شکل ہو کہ لوگ حقارت سے دیکھیں (۲) محتاج ہو سائل بن کر جانا پڑے (۳) اولاد پر کوئی صدمہ گزرے (۴) ننگ و ناموس پر حملہ کیا جاوے۔ غرض ایسی تمام ذلتوں سے بچنے کا یہی گُر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات سے واضح ہوتا ہے آپ کی بی بی خدیجہ فرماتی ہیں۔ انک لتصل الرحم پہلی بات تو تم میں یہ ...... کہ جہاں ماں کا تعلق ہو یا باپ کا اس کا تو بہت لحاظ رکھتا ہے۔ ماں کے سبب بہن بھائیوں سے محبت ہوتی ہے۔ دادی کے سبب چچوں کے ساتھ۔ جو لوگ رحم کا لحاظ رکھتے ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں ان کو اللہ ذلت سے بچاتا ہے۔ (۲) وتحمل الکل۔ کسی بیچارے کے دکھ کو برداشت کر لیتا ہے کسی کے دکھ درد میں شریک ہوتا اور اس کا بوجھ ہلکا کرتا ہے (۳) وتقری الضیف اور نو وارد کی مہمان نوازی کرتا ہے (۴) وتعین علی نوائب الحق اور جو ضرورتیں وقتاً فوقتاً قوم و دین کے لئے پیش آئیں تو ان ضرورتوں کے لئے جان و مال سے مدد کرتا ہے۔

(۵) وتصدق الحدیث۔ جو بات منہ سے نکالتا وہ سچ ہوتی ہے افسوس کہ آجکل لوگ معاہدات خلاف کرتے ہیں اور جھوٹ بولنا معمولی بات سمجھتے ہیں اور امانت میں خیانت کرتے ہیں (۶) وتکسب المعدوم جو پاک فضیلتیں اور سچائیاں معدوم ہوگئی ہیں ان کو تو از سر نو رواج دیتا ہے مومن کو چاہیئے کہ ایسی صحبتوں کو حاصل کرے جس میں بیٹھ کر اس کی اصلاح ہو۔ تم بھی ... یہ نیکیاں حاصل کرو۔ دیکھو کہ ہر ایک نیکی و بدی بمنزلہ بیج کے ہے اور ابتدا میں نیک یا بد کا بہت خفیف ہوتا ہے مگر بڑھتے بڑھتے بڑا عظیم الشان ہو جاتا ہے۔ بدنظری ایک خفیف بات معلوم ہوتی ہے مگر یہی بڑھتے بڑھتے زنا تک پہونچتی ہے پس اپنے اعمال کا محاسبہ کرو۔ کہ بدی کو ابتدا میں روکو اور چھوٹی سی چھوٹی نیکی کے حاصل کرنے میں بھی دیر نہ لگاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دیوے۔ آمین۔

ہمارے اخبارات

مکرم و معظم جناب یعقوب صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - بفضل خدا ہمارے سلسلہ کے اپنے اخبار اس وقت چار جاری ہیں جنکو کہ میں عموماً پڑھتا ہوں ہزارہا روپیہ قوم کا ان پر خرچ ہوتا ہے - احمدیہ قوم بفضل خدا سب سے زیادہ خوشی اور شوق سے جب کبھی کوئی اخبار نکلتی ہے تو اس میں حصہ لیتی ہے اور اخباروں میں اور احمدیہ قوم کی اخباروں میں یہ فرق ہے - کہ ان کے جتنے خریدار ہوتے ہیں - قریباً سب ہی قیمت ادا کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے وہ جس وقت نکلیں فوراً ہی چل جاتی ہیں - یعنے جب کبھی کوئی احمدی سلسلہ کا ممبر اخبار نکالنا چاہتا ہے اس کے خریدار پہلے سے ہی بنے ہوئے ہوتے ہیں - کوئی تلاش نہیں کرنی پڑتی - ایک فہرست ان اسمائے کی جن کے نام پہلے اخبار یا رسالے جاری ہیں لے لی اور وی پی کرنے شروع کر دئے - بہت کم ایسے ہوتے ہیں - جو کہ وی پی لینے سے انکار کرتے ہوں اس لئے اخبار فوراً چلنے لگ جاتا ہے اور پروپرائیٹر یا اڈیٹر کو کوئی خاص تکلیف جو اور اخبار والوں کو اُٹھانی پڑتی ہیں نہیں اٹھانی پڑتی - پھر اگر کسی وقت اخبار کے پہونچنے میں باقاعدگی نہ رہے تو بھی ممبر سلسلہ احمدیہ نیک ظنی سے کام لیتے ہیں اور اڈیٹر یا پروپرائیٹر کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتے اور عموماً خریدار اپنا حق ادا کر دیتے ہیں - لیکن وہ کس لئے ایسا کرتے ہیں اس لئے نہیں کہ وہ خدانخواستہ بے وقوف ہیں بلکہ ان سے زیادہ تو بموجب قرآن کریم کوئی بھی اور کوئی عقلمند ہو ہی نہیں سکتا - جنھوں نے کہ امام وقت کو آغاز ہی میں پہچان لیا - اور وہ ایسا صرف اس لئے کرتے ہیں - کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کے راہ میں بیچ چکے ہوئے ہیں اور چاہتے ہیں - کہ جس طرح ہو سکے - اعلائے کلمۃ اللہ میں حصہ لیں - لیکن میں افسوس سے عرض کرتا ہوں کہ بالمقابل اخبار نویس اپنا پورا حق ادا نہیں کرتے ہفتہ میں تو تقریباً پچاس ڈبل صفحہ ہمارے اخباروں کے چھپتے ہیں - جن پر کہ سلسلہ کے اصحاب کا روپیہ خرچ ہوتا ہے مگر بہت ہی تھوڑا ان میں اس صداقت کے اظہار کا حصہ ہوتا ہے - جو کہ احمدیہ سلسلہ کو مبعوثوں کا اپنے امام اور خلیفۃ المسیح کے نقش قدم پر چلنے کا نتیجہ ہونا چاہئیے - اخبار بدر اگرچہ (معاف فرماویں) پورا نہیں - لیکن بہت حد تک اس فرض کی ادائگی کی کوشش کرتا ہے باقی اخبارات میں مضمون تو بہت ہوتے ہیں مگر احمدیت کے رنگ میں نہیں ہوتے بلکہ ایک طعنہ بازی کے رنگ میں - میرے خیال میں ہمارے اخبار نویسوں کا فرض ہے کہ بہت متانت سے سلسلہ کے مخالفین کے سوالات کو قرآن شریف اور حدیث شریف کے حوالوں سے مفصل طور پر حل کریں اور اس میں اگر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں ہی سے کام لیں - تو ان کو کوئی بڑی بھاری وقت نہیں کرنی پڑتی اور ہمارے اسلام کے اصولوں کو بہت ہی مدلل رنگ میں بیان کریں اور جو جو عیب اور غلطیاں ان میں زمانہ کے اثر سے آگئی ہیں ان کو دور کر کے اور صاف پیش کریں - تاکہ دنیا اصل اسلام کو دیکھ سکے - اگر یہ کام ہمارے اخبار کرلیں تو سب روپیہ حاصل ہو جاتا ہے - اور اخباروں میں بھی بفضل خدا دن بدن ترقی ہوگی ورنہ پھر اور اخباروں میں اور ان میں کیا فرق رہا - اخبار بدر میں قرآن کریم کے نوٹ جو حضرت خلیفۃ المسیح کی پاک زبان سے نکلے ہیں - قرآن کریم کی محبت رکھنے والوں کے لئے بے بدل ہوتے ہیں - پھر ماسوائے اس کے میں دیکھتا ہوں کہ اور مضامین انہیں اصولوں پر جن پر کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ہمارے اخبار چلنے چاہئیں موجود ہوتے ہیں - مثلاً پچھلے اخبار میں نور افشاں کے پرچہ کے اعتراضات دربارہ کثرت ازدواج اور سود در سود کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے جو کہ ایک نیک کوشش ہے - اسی طرح اس میں مختلف طور پر بہت کوشش کا غذا اور وقت کو اچھی صورت میں استعمال کر لینے کے لئے کی جاتی ہے -

میں یہ نہیں کہتا کہ باقی ہمارے اخبار بالکل ردی ہیں نہیں بلکہ وہ بھی بہت کام کر رہے ہیں - اور سلسلہ کا فرض ہے کہ ان سب کی مدد کریں - لیکن اخبار نویسوں سے میری یہ عرض ہے کہ اگر وہ زیادہ ان اصول کو جو میں نے عرض کیا ہے مدنظر رکھیں - تو میرے خیال میں شاید زیادہ موجودہ صورت سے مفید ہو سکیں - صرف اصلاح کی نیت سے عرض کیا گیا - والسلام

خاکسار سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

ایڈیٹر - مخدومی ڈاکٹر صاحب کے مضمون مندرجہ بالا سے ظاہر ہے کہ انہیں بالخصوص ایسے مضامین کس قدر پسند ہیں - جو سلسلہ احمدیہ کی خدمت کے واسطے خاص ہوں اور یہ ان کے صدق و اخلاص کی نشانی ہے - پر میں ان کی خدمت میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قوم کو صرف ایسے ہی مضامین کی ضرورت نہیں بلکہ ان مضامین کی بھی ضرورت ہے جو اس زمانہ بلکہ ان دونوں کے جدید طرز مخالفت اسلام و مسلمین کا پورے زور کے ساتھ مقابلہ کریں اور معزز لوکل ہمعصر اخبارات اس ضرورت کو بہت کچھ پورا کر رہے ہیں اور اس معاملہ میں ان کی کوششیں قابل شکرگذاری کے ہیں - جو جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار لاکھ تک پہونچ چکی ہو - وہ سب کی سب ایک مذاق کی نہیں ہو سکتی - جہاں ہمارے معزز دوست ڈاکٹر صاحب بدر کو اس واسطے زیادہ پسند فرماتے ہیں کہ اس میں زیادہ تر سلسلہ کے واسطے تائیدی مضامین ہوتے ہیں اور درس قرآن شریف کے نوٹ ہیں - وہاں مجھے پچھلے سال کا ایک ایسا واقعہ بھی یاد ہے کہ ایک معزز دوست نے بدر اور الحکم کو صرف اس واسطے بند کر دیا تھا کہ بدر میں پولیٹیکل مضامین بالکل نہیں ہوتے اور الحکم میں ہوتے ہیں تو کم ہوتے ہیں - الغرض اخبار کے اڈیٹر کی پوزیشن اس معاملہ میں بہت نازک ہے کہ اُسے ہر ہفتہ ہزاروں آدمیوں کی خدمت میں حاضر ہونا پڑتا ہے - جن کے مذاق نہ صرف مختلف بلکہ بعض دفعہ متضاد ہوتے ہیں -

---

حیرت ہے آسمان پہ گئے حضرت مسیح ٭ واں کونسا مقام ہے بول و براز کا

یہود کے خیال

وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ - جو لوگ حضرت مسیح کو زندہ مع الجسم العنصری آسمان پر بیٹھا ہوا مانتے ہیں وہ اس آیت کا یہ مطلب لیتے ہیں - کہ جب حضرت مسیح آسمان پر سے اتریں گے تو تمام جہان کے یہود و نصاریٰ ان پر ایمان لے آویں گے اور کوئی کافر نہ رہے گا - حالانکہ یہ مطلب سیاق و سباق کے بالکل خلاف ہے اور نیز دیگر آیات قرآنیہ سے تناقض لازم آتا ہے - کیونکہ قرآن شریف بصراحت بیان فرماتا ہے کہ یہود وغیرہ قیامت تک رہیں گے - اس موقعہ پر اس مطلب کی غلطی کے متعلق ہم زیادہ لکھنا نہیں چاہتے - بلکہ یہاں پر ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ آیت مندرجہ عنوان کی ہمارے نزدیک صحیح توجیہ کیا ہے - جب ہم اس آیت کے ماقبل کی آیتوں پر غور سے نظر کرتے ہیں - تو نہایت واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے - کہ اس آیت میں بتایا گیا ہے - کہ تمام یہود حضرت مسیح کی موت کے پہلے سے اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح مقتول و مصلوب نہیں ہوئے اور صلیبی موت سے محفوظ رہے اور یہودی جو حضرت مسیح کو مقتول و مصلوب کہتے ہیں وہ دلی یقین سے نہیں کہتے گویا یہود کی دو حالتیں ہو رہی ہیں - سب سے اول تو ان کا دل یہی گواہی دیتا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر نہیں مرے پھر دل کو تشفی دیتے ہیں کہ مر ہی گئے ہوں گے - موت کے خیال سے قبل نہ مرنے کا خیال آتا ہے - خاکسار کبیر الدین احمد (احمدی) سکرٹری انجمن احمدیہ (لکھنؤ)

شیخ غلام احمد صاحب واعظ

شیخ صاحب موصوف لائلپور سانگلہ سے ہوتے ہوئے ملتان پہونچ گئے ہیں - ہر جگہ سے ان کے وعظوں کی کامیابی کی خبریں آ رہی ہیں - ملتان میں باوجود بعض نادان مخالفین کی روک تھام کے بڑے شان کے ساتھ جلسہ وعظ منعقد ہوا - اللہ تعالیٰ نے شیخ صاحب موصوف کی زبان میں ایک برکت رکھی ہے کہ ان کی تقریر پُر اثر ہوتی ہے کیوں نہ ہو وہ اخلاص کے ساتھ اس کام میں مصروف ہیں اور درد دل کے ساتھ حق کی اشاعت کے کام میں مشغول ہیں - اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے - آمین ثم آمین

ویدون مین دعا

چند روز ہوئے ایک آریہ نے مجھ سے سوال کیا کہ اگر فرض کرو ایک عورت حاملہ ہے اور اس کے پیٹ مین لڑکی ہے۔ تو کیا دعا کرنے سے خدا اسے لڑکا بنا سکتا ہے۔ مین تاڑ گیا کہ اس نے مذہب اسلام کے مسئلہ دعا پر اعتراض کیا ہے۔ مگر مین نے متانت سے تحقیقی جواب جو مجھے معلوم تہا یہ دیا کہ خدا کے لئے لڑکی کا لڑکا بنا دینا محال نہین ہو سکتا اور اس کی بے حد قدرت کے آگے یہ کوئی بڑی بات نہین مگر کر سکنے اور کرنے مین بڑا فرق ہے کر تو وہ بہت کچھ سکتا ہے بلکہ ہر بات جو اس کی صفت خدائی کے خلاف نہ ہو وہ کر سکتا ہے مگر بعض باتین ایسی ہین جن کی نسبت اس نے وعدہ کر لیا ہے کہ مین ان کے خلاف نہین کرونگا پس چونکہ وہ صادق الوعد ہے (ومن اصدق من اللہ قیلا) اس لئے ان باتون کے خلاف کسی کی دعا قبول نہین مثلاً کوئی دعا کرتا ہے کہ مجھ پہ موت وارد نہ ہو اور مین ہمیشہ زندہ رہون۔ تو یہ دعا اس کی اپنی خواہش کے مطابق پوری نہین ہو سکتی کیونکہ یہ دعا اس کی کل نفس ذائقة الموت کے وعدے کے خلاف ہے اسی طرح اس قسم کی دعائین بھی قبول نہین ہو سکتین کہ مین بغیر کھانے پینے کے زندہ رہون یا اڑ کر آسمان پر چلا جاؤن یا میرا فلان بزرگ جن کو مرے ہوئے سو سال کا عرصہ گذرا ہے زندہ ہو جاوے۔ میرے خیال مین لڑکی کا لڑکا نہین بن سکتا۔ کیونکہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے وعدے لا تبدیل لخلق اللہ کے خلاف معلوم ہوتا ہے اس کے بعد مین نے اسے بتایا کہ ہم کس قسم کی دعا کے قائل ہین۔

اول محض دل سے خواہش کرنا یا منہ سے مانگنا قبولیت دعا کے لئے کافی نہین ہو سکتا۔ ہر امر مین ایک خاص نتیجہ پیدا کرنے کے لئے چند شرائط ہوتی ہین۔ جب تک ان شرائط کو ملحوظ نہ رکھا جاوے نتیجہ خاطر خواہ پیدا نہین ہو سکتا۔ اسی طرح ایمان اعمال صالح۔ خلوص نیت۔ جناب الٰہی سے سچا عشق وغیرہ قبولیت دعا کے لئے شرط ہین جس قدر ایک انسان مین یہ باتین پائی جائینگی اسی قدر اس کی دعاؤن مین قبولیت کا رنگ ہوگا۔ مونہہ سے دعا مانگنا اور لوازمات کو پورا کرنے کی کوشش نہ کرنا بے سود ہے۔

دوم۔ ہر انسان ایک تقدیر مین محصور ہے بعض باتین ایسی ہین جو اس کی قدرت سے باہر ہین اور ان پر اس کا کچھ اختیار نہین اور بعض ایسی ہین کہ اس کی قدرت خداداد کے ماتحت ہین پس دعا تقدیر سے بیرونی اشیاء پر احاطہ نہین کر سکتی بلکہ صرف ان امور مین قبول ہو سکتی ہے جو اس کی تقدیر کے اندر ہین

غرض اس آریہ کو جہان تک مجھ سے ہو سکا مین نے سمجھایا حتی کہ وہ خاموش ہو گیا اس کے بعد مجھے اتفاق سے یجروید کا اردو ترجمہ مل گیا جسکو مین نے بڑے شوق سے پڑھنا شروع کیا کہ دیکھین اس مین کیا بھرا ہوا ہے جو آریہ لوگ اس کی اس قدر تعریف کرتے ہین۔ مگر مین نے پہلا ہی منتر پڑھا تو مجھے آریہ مذکور کا دعا کے متعلق وہ سوال یاد آ گیا وہ منتر یہ ہے۔

اے ایشور جو سب جگت کا پیدا کرنے والا۔ پورن سامرتھ وان سب سکھون کا داتا اور سب ودیاؤن کا پرگٹ کرنے والا پرماتما ہے وہ سب کے پران انتہکرن اور اندریون کو اتم کرمون کے لئے متوجہ کرتا ہے ہم لوگ ان اور وگیان کی اچھا اور پراکرم کی پراپتی کے لئے جو اکرنے کے لائق ہین اور گیان کے پوجہ اس پرمیشر کا سب طرح سے آسرا رکھتے ہین۔ سو تم بھی اسی کا آسرا لے کر انتی کو پراپت ہو اور پرارتھنا کرو۔ کہ اے بھگوان کرپا نہی۔ دیاوان۔ سرو گ کے لئے گو اندری پرتھوی وغیرہ کو ہمیشہ سکھدا آپ رکھئے اور کرپا کیجئے کہ جس سے کوئی پاپی یا چور ڈاکو ہم مین پیدا نہ ہو اور یجمان کے پشون کی رکھشا کیجئے۔ اور دھارمک پرتھوی آدی کے رکھشک۔ اور بھی خواہ کو یہ سب چیزین سکھدا آپ ہون۔

اس منتر سے مفصلہ ذیل امور حل ہوتے ہین۔

(۱) یہ منتر پرمیشور کا کلام نہین اگر پرمیشور کا کلام ہوتا تو ہم کو مخاطب کر کے کہا جاتا کہ مین جگت کا پیدا کرنے والا ہون وغیرہ۔ اور تو ان لوگون کو کہدے کہ ایسا ایسا کرین اور مجھ سے اس طرح پرارتھنا کرین مگر یہان کہا گیا ہے۔ اے منشیو! ہم ایسا ایسا کرتے رہین تم بھی ایسا ہی کرو اور پرمیشور سے فلان امور کے لئے دعا مانگو اس سے ظاہر ہے کہ ایک یا زیادہ شخص دوسرے لوگون کو سمجھا رہے ہین اور یہ ان کا اپنا قیاس ہے۔

(۲) روح اور مادہ خدا کی طرح ازلی نہین اگر ازلی ہون تو خدا ان کا پیدا کنندہ نہین کہلا سکتا مگر یہان کہا گیا ہے کہ وہ سب جگت کا پیدا کرنے والا ہے۔

(۳) آریون کا یہ عقیدہ کہ پرمیشور کوئی نئی چیز پیدا نہین کر سکتا۔ غلط ہے کیونکہ اول تو اس کو سب جگت کا پیدا کرنے والا سب سکھون کا داتا اور سب ودیاؤن کا پرگٹ کرنے والا بتلایا گیا ہے اور دوم اس سے دعا مانگی گئی ہے۔ کہ کوئی پاپی یا چور ڈاکو ہم مین پیدا نہ ہو۔ اگر وہ نیست سے ہست نہین کر سکتا اور مجبور ہے کہ انسان کو اس کے کرمون کے مطابق پیدائش دے تو وہ جگت کا پیدا کرنے والا سکھون کا داتا اور ودیاؤن کا پرگٹ کرنیوالا نہین ہو سکتا اور نہ اس سے پرارتھنا کی ضرورت ہے۔

(۴) آریون کا عقیدہ تناسخ باطل ہے تناسخ کے رو سے انسان اپنے کرمون کے مطابق خلقت پاتا ہے اور پرمیشور انہی کے مطابق اسے دکھ اور سکھ دینے پر مجبور ہے پس تناسخ کا قائل اس سے پرارتھنا نہین کر سکتا اگر کرے تو بے وقوف دیوانہ کہلائیگا کیونکہ جب وہ مانتا ہے کہ وہ انعام کے طور پر کچھ عطا نہین کر سکتا تو اس سے مانگنا بے سود ہے۔ اس منتر مین پرارتھنا کی گئی ہے کہ ہم مین پاپی یا چور ڈاکو پیدا نہ ہو۔ مگر اگر کسی شخص کے اعمال ایسے ہین کہ اس کے گھر مین پاپی یا چور ڈاکو پیدا ہو اور ایک دوسرے کے کرم ایسے ہین کہ وہ چور یا ڈاکو یا پاپی پیدا ہو۔ تو پرمیشر مجبور ہے کہ اس کو دوسرے کے گھر مین چور ڈاکو یا پاپی پیدا کر دے کیونکہ تناسخ کی رو سے اس کا کام کمہار کی طرح محض جوڑنے جاڑنے کا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہین اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس منتر کا کہنے والا یا تو مسئلہ تناسخ کا قائل نہین۔ اور اگر ہے تو وہ کوئی پاگل دیوانہ ہے۔

(۵) اس منتر کا کہنے والا کوئی برہمن۔ غلام یا نوکر ہے جو اپنے آقا یجمان کے لئے بھی دعا کرتا ہے کہ اس کے پشو یعنے مویشی صحیح سلامت رہین۔ یا برہمنون۔ غلامون یا نوکرون کو سکھاتا ہے کہ تم بھی دعا کیا کرو۔

(۶) اس منتر مین سکھایا گیا ہے کہ خدا کسی چیز کو پیدا کرنے اور خاص شکل مین پیدا کرنے کے لئے مجبور نہین وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور محض اپنے فضل سے۔ نہ کسی کے پرانے کرمون کے باعث طرح طرح کے انعام و اکرام کرتا ہے انسان اپنے اختیار خداداد سے اپنی بدکرداریون کے سبب عذاب مین گرفتار ہو جاتا ہے ورنہ اس نے سب کو معصومیت اور اسلام کی پیدائش دی ہے اگر یہ باتین صحیح نہین تو اس کو جگت کا پیدا کرنے والا اور سکھون کا داتا اور ودیاؤن کا پرگٹ کرنے والا کہنا اور یہ کہنا کہ وہ اتم کرمون کے لئے متوجہ کرتا ہے اور اس سے پرارتھنا کرنا کہ اے بھگوان کرپا کیجئے کہ جس سے کوئی چور ڈاکو یا پاپی ہم مین پیدا نہ ہو اور یجمان کے پشوؤن کی رکھشا کیجئے وغیرہ۔ یہ سب امور باطل اور فضول ٹھہرتے ہین۔

چونکہ ستیارتھ پرکاش کا مصنف اور اس کے ماننے والے اس بات کے قائل ہین کہ پرمیشور کوئی نئی شے پیدا نہین کر سکتا اور روح اور مادہ اس کی مانند ازلی ابدی ہین اور وہ روح اور مادہ کو ان کے کرمون کے مطابق ترکیب دینے پر مجبور ہے۔ (حالانکہ اول تو کسی چیز مین جبلی طور پر طاقت فصل اور وصل کا ہونا کسی فلسفہ کے رو سے صحیح نہین اور اگر صحیح مان بھی لیا جاوے تو پرمیشر کی ضرورت ثابت نہین ہوتی) اور اس سے دعا مانگنا یا پرارتھنا کرنا بے سود ہے اس لئے اس منتر سے دو اہم نتیجے جو برآمد ہوتے ہین یہ ہین۔

اول ممکن ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے اکثر مضامین ویدون سے لئے

گئے ہین - مگر یقیناً اس کا بہت سا حصہ ویدون کی تعلیم کے مخالف ہے اور اس کی بنیاد پنڈت دیانند صاحب کا اپنا خیال ہے جس کو اس نے کسی خاص ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ویدون کی طرف منسوب کرکے شائع کر دیا ہے - کم ازکم یہ منتر پرمیشور کو پیدا کرنے والا اور دُعاؤن کے قبول کرنے والا اقرار دیتا ہے - جس سے رُوح مادہ کی قدامت اور تناسخ صدمۂ اُڑ جاتے ہین مگر پنڈت دیانند صاحب بڑی شدّ ومد سے اپنی کتاب مین ان عقائد کے خلاف ثبوت بہم پہونچانے کی بے سُود کوشش کرتے ہین پس یہ ہرگز تسلیم نہین ہوسکتا کہ ستیارتھ پرکاش کے کل مضامین ویدون کی تعلیم کے عین مطابق ہین - بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ایک حد تک خود آریون نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ستیارتھ پرکاش قابل اعتبار کتاب نہین اور بغیر جرح اس کو مان نہین سکتے چنانچہ اونہون نے پہلے اڈیشن مین جو یہ بات درج تھی کہ روح انسانی شبنم کی طرح گھاس پات پر پڑتی ہے اور جب مرد اور عورت اس کو کہاتے ہین تو وہ رُوح ان مین حلول کر جاتی ہے - اور عورت کے رحم سے نئی شکل مین پیدا ہوتی ہے اس کو نئے اڈیشنون سے نکالدیا ہے -

دوم - عام طور پر دیانندی صاحبان ویدون کی تعلیم سے بالکل نابلد ہین اونھون نے انکو کبھی دیکھا بھی نہین اور نہین جانتے کہ ان مین کیا لکھا ہے - وہ اندھا دھند ستیارتھ پرکاش کی تقلید کرتے ہین اور اسی کو آسمانی کتاب سمجھ رہے ہین مگر اس کے ماخذ سے بالکل ناواقف ہین پس کیسے افسوس کی بات ہے کہ خود اونھون نے ویدون کو پڑھا نہین - اور نہ ان کی تعلیم سے کماحقہ واقف ہین مگر دوسرون کو انکی تعلیم منوانا چاہتے ہین - ان کو چاہئیے کہ پہلے خود سنسکرت سیکھین اور ویدون کو پڑھین اور دیکھین کہ ان مین کیا لکھا ہے اس کے بعد ان کو حق پہونچ سکتا ہے کہ اگر کوئی ان مین حق اور پسندیدہ بات ہو تو وہ ہم کو بتائین - مگر ہائ دیانندی بیچارے بھی معذور ہین سنسکرت اب کسی ملک مین بولی نہین جاتی - وہ مُردہ ہوچکی ہے - تباہ اور فنا ہوچکی ہے اور دنیا سے نیست و نابود ہوچکی ہے وہ اب پڑھین تو کس سے اور دوسرون کو سمجھائین کیا - یقیناً زبان کا مُردہ ہونا اس کی کتابون کو مردہ ثابت کرتا ہے اور ساتھ ہی اس مذہب کو بھی جو اس زبان مین کسی وقت مین دنیا مین بھیجا گیا تھا - یقیناً یاد رکھو اس وقت روئے زمین پر ایک ہی زندہ زبان اور زندہ مذہب ہے جس کا نام اسلام ہے اور وہی زندہ رسُول ہے جو اس مذہب کو لایا اسی کی پیروی سے نجات مکتی اور حیات جاوید حاصل ہوسکتی ہے - دنیا مین صرف عربی زبان ہی ایسی زبان ہے جو تغیر پذیر نہین اور اسلام ہی کی وہ کتاب قرآن کریم ہے جو انسانی دست برد سے پاک ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ اور احمد مجتبےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی اب وہ رسُول ہے جس کی اتباع سے تمام فلاح کے ذریعے حاصل ہو سکتے ہین - ممکن ہے کوئی آریہ سوال کرے کہ اگر ویدون کی زبان اب سمجھی نہین جاسکتی تو اس کا ترجمہ کیسے ہوگیا اور تم نے کیسے سمجھ لیا سو اس کا جواب یہ ہے کہ فی الحقیقت یہ ترجمہ یجر وید کا جو میرے پاس ہے اور جس کو ترجمہ اُردو کہا گیا ہے یہ پورا ترجمہ اُردو نہین کیونکہ جیسا کہ ترجمے سے ظاہر ہے - بہت سے الفاظ سنسکرت مین ہی رکھدئے گئے ہین " اور مترجم نے ہر منتر کے مطلب کو اپنی زبان مین بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو اس کا محض اپنا خیال ہے نہ کہ منتر کا مطلب - سنسکرت ایسی پُرانی زبان نہین جو دیانندی ظاہر کرتے ہین - بلکہ جیسا کہ لفظ سنسکرت اور تاریخی شہادت سے ثابت ہے یہ حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کے ہزارہا سال بعد جب آریہ ہندو ... پہاڑون کو عبور کرکے ہندوستان مین آئے اس کا رواج ہوا یعنے آج سے تقریباً چار ہزار سال پہلے - مرور زمانہ سے قدرتاً اس مین تغیر واقع ہوتا رہا حتے کہ وہ زبان معدوم ہوگئی گو اب بھی پنجابی اور بنگالی وغیرہ مین بہت سے ایسے الفاظ ہین - جو سنسکرت کے ملتے ہین اور ان کے ذریعہ ایک جھلک کے طور پر حقیقت کا پتہ لگ سکتا ہے - یہ ہر شخص جانتا ہے اور تاریخ شہادت دیتی ہے کہ چند صدیون مین ہی زبان مین تغیر عظیم واقع ہو جاتا ہے پس لاکھون برسون کے بعد تو ایک زبان کا نشان تک نہین رہ سکتا - مگر بعض سنسکرت الفاظ کا اب تک بعض زبانون مین قائم رہنا ثابت کرتا ہے کہ یہ زبان مہابھارت کے زمانہ کے قریب کی زبان ہے -

غرض اسلام - اسلام کی زبان - اسلام کی کتاب اور اسلام کا رسُول ہی اب روئے زمین پر زندگی رکھتے ہین اور ان کی پیروی سے ہی ہمیشہ کی زندگی اور مُکتی یعنے نجات حاصل ہو سکتی ہے - فاعتبروا یا اولی الابصار - برکت علی از شملہ

بدرِ خواتین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

مسز اکمل نے جو مضمون زیور وغیرہ کے متعلق لکھا ہے وہ درحقیقت بہت مفید ہے - جزاہا اللہ احسن الجزاء - لیکن آج کل قریب زمانہ سے مسلمانون مین بھی زیورات کا استعمال اس قدر بڑھ گیا ہے کہ کوئی حد نہین رہی - کانون مین اس قدر اور اتنا زیور پہنا جاتا ہے کہ گردن اِدھر اُدھر کرنے مین تکلیف ہوتی ہے اور بالیون کے چھید بہت بڑھ جاتے ہین جس سے کان بہت بدشکل معلوم ہوتے ہین - بہنون کی خدمت مین میری یہ عرض ہے کہ وہ خود اپنی ننھی ننھی بچیون کو ایسی بے جا اور ناحق کی تکلیف نہ دیا کرین - بعض جگہ تو دو تین روز کی لڑکی کے کانون مین بیس بیس تیس تیس چھید کرا دئے جاتے ہین الامان کیسی بے رحمی اور بے دردی ہے - میرے خیال مین یہ سخت نادانی ہے - جب تک لڑکی پانچ چھ سال کی نہ ہوئے اُس کے کان ہرگز نہ چھدوانے چاہئین - اور سُوراخ تو ایک ہی کافی ہے لیکن دو یا تین سے زیادہ نہ ہونے چاہئین - ہمارے گھرون مین سر کے زیورات داؤنی - تعویز - چونک وغیرہ جو عموماً پہنے جاتے ہین میرے خیال مین بہت فضول ہین - ہمارے ماتھے پر اللہ تعالیٰ نے کیا خوشنما بال سجا رکھے ہین جس کی مانند نہ سنار نہ سادہ کار بنا سکتا ہے - پس ہمین چاہئیے کہ اس کی عنایات کا شکر کیا کرین اور ان کو بالکل نہ چھپاوین - کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے چھپانے والون سے سخت ناراض ہوتا ہے - چنانچہ قرآن شریف مین فرماتا ہے - کہ ویکتمون ما اتاھم اللّٰہ من فضلہ اور ناشکرے وہ ہوتے ہین جو چھپا دیتے ہین اس چیز کو جو عطا کی ہے انہین اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے - اگر ماتھے پر کوئی زیور پہننا ضروری ہو تو بندی اور ہلکا سا ٹیکا پہن لیا کرین -

گلو کے زیور بہت بھاری اور بہت اچھے نہین ہوتے خصوصاً جب چھوٹا بچہ گود مین ہو اور اس کو دودھ پلانا ہو ایسی حالت مین بہت دقت واقع ہوتی ہے زیور بار بار اس کے سر پر گرتا ہے تو ننھے بچے کو چوٹ لگ جاتی ہے - وہ معصوم بچے کو خواہ مخواہ کی تکلیف دی جاتی ہے - اس لئے گلے مین کوئی ہلکا سا خوشنما یا ٹیپ گلہ بند بس ہے - مین تو کرتہ کے بٹن ہی کافی سمجھتی ہون ہاتھ کے زیور بچہ کے دشمن ہوتے ہین اب جو نئی قسم کی پہنچیان نکلی ہین جن کے دانے نوکدار ہوتے ہین اور وہ چوڑیان جن کو چوہے دندیان کہتے ہین آفت ہے ہو وہ زیور ہین - سب سے عمدہ نازک اور خوشنما زیور تو انگوٹھیان ہین اور وہی کافی ہین - پاؤن کے سب زیور وبال جان ہین نہ نماز پڑھی جاتی ہے نہ بچہ کو پاؤن پر بٹھایا جاتا ہے اور نہ خود ہی پاؤن کے بل بیٹھ سکتے ہین بہتر تو یہ ہے کہ پاؤن کے زیورات ترک کر دئے جاوین - لیکن اگر ترک نہ کر سکین تو چھلّے یا لچھیان ہی کافی ہین - قیدیون کے ہاتھ پاؤن مین اس قسم کے زیورات پہنائے جاتے ہین - جو اس ملک مین خواتین اپنے آزاد گھرون مین پہنتی ہین - اس لئے مین دُعا کرتی ہون یا الٰہی ہمین اور ہماری اولاد کو دنیا کے پھندون سے بچا

زیورات کا ایک دینی نقصان جو تقوے کے برخلاف ہے وہ یہ ہے کہ جس کے پاس بہت زیور ہو اُسے غرور بہت ہو جاتا ہے

اور وہ اپنی جیسی منہ ناک کان والی عورتون کو نظر حقارت سے دیکھتی ہے اور اس کو پوچھتی تک نہین ۔ چنانچہ دو سگی بہنون کی ایک حکایت مشہور ہے کہ ان مین سے ایک امیر گھرانے مین بیاہی گئی اور ایک غریب کے ان ۔ ایک موقع پر جب امیر بہن کے ان کچھ تقریب شادی کی ہوئی تو غریب بہن بھی بلا دے پر اس کے ان پہونچی وہان دیکھتی کیا ہے کہ امیرون کی بہت قدر ہوتی ہے اور بالتکلف مہمان نوازی انہین کی ہوتی ہے اور غریبون کو کوئی پوچھتا تک نہین چنانچہ اس کو بھی کسی نے نہ پوچھا اور امیر بہن نے بھی کچھ خیال نہ کیا ۔ آخر یہ غریب بیچاری سخت مایوس ہوکر اپنے گھر واپس چلی آئی ۔ اس غریب بہن نے مگر اپنی شرافت کی کہ امیر بہن سے کوئی گلہ یا ناراضی کا اظہار اس وقت کچھ نہ کیا جب دوسرے موقعہ پر امیر بہن نے بلایا تو اس غریب بہن نے بہت سا زیور مانگ کر پہنا اور امیر کے ان بہت شان سے آئی ۔ اب کی دفع اس کی بہت ہی خاطر تواضع ہوئی اور امیر بہن نے اپنے معزز مہمانون سے یہ کہہ کر ملاقات کرائی کہ یہی ہماری پیاری بہن صاحبہ ہین ۔ چنانچہ سب نے اکرام کیا اور اپنے ساتھ بٹھلایا ۔ جب دسترخوان بچھا اور کھانا چنا گیا تو سب نوش فرمانے لگین ۔ مگر یہ غریب بہن بجائے کھانے کے ایک ایک لقمہ ہر کھانے سے اٹھائین اور اپنے مختلف زیورات پر لگانے لگین سب مہمان ہنسنے لگے کہ یہ عورت پاگل ہوگئی ہے کہ زیورون پر کھانا لگا رہی ہے ۔ جب امیر بہن کی نگاہ پڑی تو اس نے پوچھا کہ یہ کیا کر رہی ہو ۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے اب کی دفعہ محض ان زیورات کی بدولت یہ عزت ملی ہے ۔ اور یہ کھانا نصیب ہوا ۔ اس واسطے مین انہی کو کھلاتی ہون ۔ ورنہ مین ایک دفعہ پہلے بھی تو اس گھر مین آئی تھی اور بہت بے وقعت ہوئی تھی ۔ یہ سن کر امیر بہن بہت شرمندہ ہوئی اور معافی مانگی ۔

موجودہ مروجہ برقعہ کے نقائص

مروجہ برقعہ ہمارے لئے ٹھیک پردہ نہین ہے خصوصاً جس حالت مین ہمین بچہ گود مین اٹھاکر چلنا پڑتا ہے اس وقت نیچے اور سامنے سے برقعہ ہٹ جاتا ہے اور اس کے سنبھالنے اور پہر چلنے مین سخت تکلیف ہوتی ہے ۔

پہر مروجہ برقعہ مین بھاری نقص یہ ہے ۔ کہ جب ہم راستہ چلتے ہین تو ہم سب نامحرمون کو دیکھ سکتی ہین ۔ اگرچہ اور کوئی ہمین نہین دیکھ سکتا ۔ لیکن پردہ تو دو طرفہ ہونا چاہیئے ان نقائص کے دور کرنے کے لئے مین نے آجکل خود ایک برقعہ تجویز کیا ہے اور تیار کرکے استعمال بھی کرتی ہون ۔ اور مین تجربہ سے کہتی ہون کہ فی الحال اس سے بہتر برقعہ نہین ہوسکتا اس برقعہ کے دو حصہ مین ایک نیچے کرتہ اور دوسری ٹوپی ۔ کرتہ لانبا کہ پاؤن تک پہنچ جاوے اور خوب گھیرے دار کہ ہر قسم کا بدن اس مین معلوم نہ ہوسکے ایسے ہی آستین گھیرے دار اور اس کی جھال اتنی بڑی کہ ہاتھ پاؤن بھی ڈھک جائین اس مین قمیص کی طرح گلا مین بٹن ہون گے ۔ ٹوپی عبرنی دار ہے اور عبرنی اتنی بڑی کہ سینہ بھی اچھی طرح ڈھک جاوے آنکھون کی جالی سے ۔ اور ایک کپڑا بڑھا کر بذریعہ تار کے لگا دیا جاتا ہے کہ چلنے کے وقت صرف نیچے راستہ یا اور اشخاص کے صرف پاؤن نظر آوین اور کچھ نہ دکھائی دے ۔

نقشہ برقعہ گلا مین بٹن والا

پاؤن تک

ٹوپی برقعہ

سینہ چھپائے گا

اہلیہ حضور خلیفہ رشید الدین صاحب ڈاکٹر (پرتاب گڑھ)

فصاحت قرآنی

مین نہین جانتا جس حالت مین لبید بن ربیعہ جیسے فصیح و بلیغ شاعر عبد اللہ بن قیس جیسے سخن شناس اور نکتہ سنج ۔ کعب بن مالک جیسے قادر الکلام ۔ حسان بن ثابت جیسے طوطی عرب ۔ عباس بن مرداس جیسے گرامی منزلت شاعر ولید بن مغیرہ جیسے محقق اور بے نظیر سخن ور اور دیگر جلیل القدر تعلیم یافتہ اور شیوخ قبائل عرب اس کی فصاحت پر ایمان لاکر اس کے دائمی فدائی بن گئے تو ایسی حالت مین وہ لوگ جو اردو فارسی بھی اچھی طرح سے نہین جانتے وہ کس طرح قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت پر منہ آتے ہین وہ قرآن جس کی حکومت دنیا مین آج تیرہ سو سال سے قائم ہے اور ہر صدی بلکہ ہر قرن مین اس کی شوکت و عظمت اور شہرت کو ترقی ہوئی اور ہو رہی ہے ۔ مگر ہم تو یہ کہین گے کہ قرآن فصاحت سے انکار کرنے والا مرض بغض حسد مین شرابور ہے ہٹ دہری و تعصب مین چکنا چور ہے اس لئے وہ روز روشن مین سیاہ و سفید کی تمیز سے معذور ہے ۔ خصوصاً دیانندی فرقہ تو اس بات پر مجبور ہے اس لئے ہم کہتے ہین اراکین ساماجین ہزار ساماجی حاجی چاہین کرین ۔ قرآن اپنی منزلت پر قائم ہے کیونکہ حق حق ہی ہے اور باطل باطل ہی ہے ۔

(خاکسار محمد اسمٰعیل خان نظامی از موضع ... لاہور)

قائلین حیات مسیح سے ایک سوال

دعاء اللّٰھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارفعنی واجبرنی وارزقنی مندرجہ بالا دعا نمازین درمیان دو سجدون کے جلسہ استراحت مین پڑہنا مسلمون ہے ۔ دعائے مذکورہ بالا مین رفع کے لئے استعمال کیا گیا ہے اب سوال یہ ہے کہ جب یہی رفع کا لفظ حضرت مسیح کے ساتھ آوے تو قائلین حیات حضرت مسیح اس سے رفع جسمانی مراد لیتے ہین تو ضروری ہوا کہ اس دعا مین بھی رفع کے معنے جسمانی کرنے چاہئین ۔ کیا ہمارے مخاطب ثابت کرسکتے ہین کہ اس دعا کے سکھلانے اور پڑھنے والے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور نیز تابعین و تبع تابعین و نیز کثیر جماعت دیگر مومنین جو اس دعا کو ہر روز نمازون مین پڑہتے ہین ان کے جسم بھی آسمان پر اٹھائے گئے ہین ۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ رفع کا لفظ جب حضرت مسیح کے ساتھ آوے تو اس کے معنے جسمانی رفع کے لئے جاتے ہین اور وہی لفظ جب افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آوے تو اس کے معنے اور کئے جاتے ہین ۔ ع

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ مے فہمند

مگر مدفون یثرب را نہ دادند این فضیلت را

ہمہ عیسائیان را از مقال خود مدد دادند

دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

اے مسلمانون خدا کے لئے غور کرو اگر رفع کے معنے جسمانی رفع ہین تو ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر کسر شان ہوتی ہے کہ باوجودیکہ ایک عرصہ تک رفع کی خواہش کی ۔ مگر (معاذ اللہ) قبول نہ ہوئی اور بالآخر زمین ہی مین مدفون ہوئے ۔ برین عقل و دانش بباید گریست ۔

خاکسار غلام نبی احمدی ساکن چکدال عالوارہ میدناپور ... بنگال

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس امریکہ ۔ یورپ ۔ آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہین ۔ اگر کسی دوست کو ضرورت ہو ۔ تو ہم سے منگوا سکتے ہین ۔

حضرت مولینا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ پندرھواں

سورۂ بنی اسرائیل

(مورخہ ۶ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء رکوع اول)

قرآن مجید جو کچھ ہم کو سناتا ہے کئی حصوں پر منقسم ہے - نماز روزہ - حج زکوٰۃ - نکاح طلاق وراثت وغیرہ کے متعلق جو احکام ہیں وہ ڈیڑھ سو کے قریب ہیں اور قریباً ڈیڑھ سو احادیث ہیں - بس یہ جو ہزار آیتہ باقی ہیں وہ کس لئے ہیں بحذف مکررات ان میں انسان کو بہت ضرور تیں ہیں - ایک خدا شناسی ایک خدا کو راضی کرنا - ایک مخلوق پر شفقت - غرض اس قسم کی کئی باتیں ہیں جن سے باقی قرآن شریف بھرا پڑا ہے - افسوس تو یہ ہے کہ ڈیڑھ سو آیات کے متعلق ہی کل بحثیں رہیں اور پھر اس پر بھی اکثر مسلمانوں کا عمل نہیں جیسا کہ عام طور پر مسلمان بے نماز ہیں - کسی کا مال کہانے میں بعض کو کچھ تامل نہیں ہوتا - وراثت کے متعلق تو لڑکیوں کے بارہ میں عمل ہی اٹھا دیا ہے - حلال کمائی کے لئے کچھ تڑپ نہیں رکھتے - چہ جائیکہ خدا کا عرفان اس کی فرمانبرداری اور شفقت علی خلق اللہ کی تڑپ ہو -

یہ سورۃ یہ بتانے کے لئے ہے کہ متقی کو کیا انعامات ملتے ہیں اور فاسق شریر عہد شکن کو کیا سزا ملتی ہے - مدینہ میں یہودی تھے اس لئے ان کو بیدار کیا -

سبحٰن - اللہ تعالیٰ سمجہاتا ہے کہ یہود کو جو بابلیوں اور رومیوں نے تباہ کر دیا اس میں اللہ ظالم نہیں - بلکہ اس نے جو کچھ کیا اس سے اس کی تنزیہ ثابت ہوتی ہے - گندوں سے اس کو پیار نہیں -

اسریٰ بعبدہٖ - یہاں لوگوں نے معراج کا ذکر کیا ہے یہ بہت مناسب ہے کیونکہ معراج ان واقعات صحیحہ کا بیان ہے - جو آپ کے بعد ہی آپ کے جانشینوں کو پیش آنے والے تھے - میرا ایمان ہے کہ معراج یقظہ میں ہوا ایسے یقظہ میں جس کے سامنے ہماری بیداری بمنزلہ خواب کے ہے - ایک شخص نے میرے بدن پر ہاتھ لگا کر پوچھا کہ اس جسم کے ساتھ معراج ہوا - میں نے کہا یہ تو نورالدین کا جسم ہے - پھر اپنی طرف اشارہ کرکے کہا - میں نے کہا کہ یہ آپ کا جسم ہے - مبہوت رہ گیا -

ہمارے قاضی صاحب اس کے معنے کیا کہتے ہیں کہ یہ ہجرت کا بیان ہے -

المسجد الاقصیٰ - سے خواہ وہ مدینہ کی مسجد مراد لیں مگر ہم یہ کہتے ہیں کہ اُس طرف لے گیا -

فجاسوا - جوس اور ... شتہ میں کسی ملک میں جانا پھرنا - مسلمانوں پر بھی یہ بات آئی - اللہ نے مسلمانوں کو بڑی سلطنت عطا کی تھی اور ان کو وہ ملک عطا کیا گیا جو سلیمان کو دیا گیا جو داؤد کو دیا گیا - جس پر عمالیق کو فخر تھا - پھر جب ان کے تقوے میں فرق آیا - تو بالکل گر گئی - سورۃ جمعہ میں آیا ہے - مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار - بنی امیہ کے آخری بادشاہ کا نام مروان الحمار تھا - گویا خدا نے سمجہا دیا کہ اب تم میں بھی یہود کی طرح حمار پیدا ہونے لگے اب ضرور ہے کہ یہود سا سلوک تم سے بھی ہو - چنانچہ ان سے سلطنت چھین گئی - پھر خدا نے فضل کیا اور عباسیوں کی معرفت سلطنت ...

لیسوٗءٗا وجوھکم - تمہارے بڑے آدمیوں کو ذلیل کر دیا - مسلمانوں پر بھی یہ زمانہ آیا جب چنگیز خان کے حملے ہوئے - خوارزم کا ایک بادشاہ تھا اس کو چنگیز خان نے لکھا - اترکوا الترک ما ترکوکم ہم مغلوں سے آپ نہ لڑیں یہ آپ کے ہادی کا فرمان ہے پھر اس نے لکھا ... حتیٰ لا تکون فتنۃ - لڑائی سے باز رہو - پھر ایک جگہ لکھتا ہے کہ کفارستان سے کیا کیا - تمہارے نبی نے حقوق رکھے ہیں - مگر تمہارے ملک میں ہمارے تاجر لوٹے گئے - افسوس کہ خوارزم کے بادشاہ نے یہ نصیحت کی باتیں نہ سنیں - آخر ہلاکو - ہلاکت کی تلوار بن کر آیا - اور چنگیزخانیوں نے ۱۸ لاکھ آدمی قتل کر دئے اور سب کتب خانے غرق کر دئے - ہزار آدمی کو جو مدعیان سلطنت خیال کئے جا سکتے تھے زندہ دیوار میں چنوا دیا - اور ہزاروں عورتوں کو زنار کا حمل کروایا ایسی تباہی کروائی جس کی کوئی حد نہیں - سعدیؒ نے اس تباہی کا کچھ کچھ نقشہ پیش کیا ہے - پھر بھی اللہ نے رحم کیا - ہلاکو کا پوتا مسلمان ہو گیا اور مسلمان کچھ بچ گئے - اور ان کا نام رہ گیا تم خدا سے ڈرو اور شرارتیں مت کرو - دس سلطنتیں میرے سامنے ہلاک ہوئی ہیں - دہلی کی سلطنت - لکھنؤ کی سلطنت - کاشغر - سمرقند - بخارا کی سلطنت - بخارا - مسقط - مراکش - الجزائر - مصر - یہ سب میری آنکھ کے سامنے برباد ہوئیں - یہ سب بدعملیوں کی سزا ہے -

بالاٰخرۃ - وہ باتیں جو اخیر میں ظاہر ہونے والی ہیں -

مورخہ ۷ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۲)

ویدع الانسان بالشر - حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں سارے جہان کے لئے رحمت تہا - اس سورۃ کریم میں اللہ نے یہود کو سمجہایا ہے کہ دو وقت تم پر خطرناک آچکے ہیں ایک جب داؤد کی لعنت تم پر پڑی - اور بابلیوں کے قبضے میں تم گرفتار ہوئے - پھر حضرت عیسیٰ کی لعنت تم پر پڑی - اُن کو

بڑے عظیم الشان مقابلہ کا بدانجام طیطس کے زمانے میں ایسا خطرناک ہوا۔ کہ تمہاری عظمتیں خاک میں ملادی گئیں۔ میں نے تمہیں بتلایا ہے کہ لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب ما کان حدیثا یفتری۔

ایک سامان کی چیز چھن جائے تو اس کے لئے کیسا مضطرب ہوتا ہے۔ پھر تم یاد کرو کہ مسلمانوں کا کتنا ملک تھا مگر بدعملیوں کی وجہ سے دوبارہ ان پر بھی ایسا ہی وقت آیا۔ فرماتا ہے کہ انسان بدی کو بھی پکارتا ہے۔ یعنی اپنی بدعملی کی وجہ سے گویا اپنے لئے دکھ مانگتا ہے۔ دوسرے معنے یہ ہیں کہ اپنے یا اپنے اقربار کے حق میں بددعا کر لیتا ہے۔ جیسے ہمارے ملک میں ...... مائیں اپنی اولاد کو گالیاں بددعا کے رنگ میں دیتی رہتی ہیں۔

وجعلنا اللیل والنہار۔ عرب غموں اور دکھوں کو رات سے تعبیر کرتے سمجھاتے کہ وہ دکھ درد کی رات دور بھی کر دیتا ہے۔ جلدبازی سے گھبرا کر بددعائیں نہیں مانگ لینی چاہئیں۔

طٰئرہ فی عنقہ۔ جیسے جیسے اعمال کرتا ہے ان کے اثر اور نتائج اسی عمل کرنے والے کے گلے میں بندھے ہیں۔ انما اعمالکم احصی علیکم۔

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ مسند احمد حنبل میں کچھ ایسی حدیثیں ہیں جن سے عوام ناواقف ہیں۔ فرمایا جو لوگ بہرے ہیں یا جنہوں نے انبیار و رسل کا زمانہ نہیں پایا یا وہ بچے تھے یا بہت بوڑھے تھے۔ یہ حساب الٰہی میں اپنے اپنے عذر پیش کریں گے کہ ہمیں کچھ خبر نہ تھی۔ وہاں بھی اللہ تعالیٰ رسول بھیجے گا۔ بغیر رسول کے عذاب نہیں دیا جاتا۔ ابن جریر میں بھی ایسی حدیثیں ہیں۔

ففسقوا فیہا۔ وہ جن کو حکم دیا جاتا ہے۔ ہمارے حکموں کی خلاف ورزی کرتے ہیں فحق علیہا القول۔ بدیاں کرتے کرتے وہ حالت پہونچ جاتی ہے۔ جس پر فرد جرم لگ جاتا۔

وکفی بربک۔ نحو کا نکتہ آپ کو سنائے دیتا ہوں۔ کفی بربک کے معنے کہتے ہیں کافی بک ہیں۔ پس کفی بربک کیوں ہوا۔ یہ ب کیوں بڑھی۔ نحویوں نے لکھا ہے۔ کہ جب مدح یا ذم کا کوئی مقام ہوتا ہے تو پھر ایک جملہ کے دو جملے بنا لیتے ہیں۔ اکتف بربک۔ تو کفایت کر اپنے رب سے۔ کفی ربک۔ قام با خیل مدح کے مقام میں بولیں گے۔

محظوراً۔ ممنوع۔ روکی گئی۔

لا تجعل۔ آخرت کے درجات اور فضیلتیں موقوف ہیں اس پر کہ تو خدا کے ساتھ شریک نہ ملائے۔

مورخہ ۸۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳)

وقضی ربک۔ اس کے معنے ہیں کہ حکم شرعی کیا ہے تیرے رب نے۔

الا تعبدوا الا اللہ۔ یہی ایک مسئلہ ہے۔ جس کے لئے انبیار دنیا میں آئے۔

میں جب اذان سنتا ہوں تو مجھے یقین پڑتا ہے کہ اسلام کی یہی جامع تعلیم ہے۔ مگر افسوس کہ جس چیز کا رواج پڑ جاتا ہے اس کی قدر بہت کم رہ جاتی ہے۔ اسی طرح لا الہ الا اللہ اور کلمہ شہادت۔ ان کے معانی پر غور و تدبر کرنا ضروری ہے مگر مسلمان بہت کم توجہ رکھتے ہیں۔ صوفیار کرام نے اس کلمہ پر بہت زور دیا ہے اور اس کی تعلیم تفہیم میں بہت کوشش کی ہے۔ اس پر کتابیں بھی لکھی ہیں۔

وبالوالدین احساناً۔ ماں باپ ایک تربیت کے متعلق ہی جس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں اگر اس پر غور کی جائے تو بچے ان کے پیر دھو دھو کر پئیں۔

میں نے خود بچوں کا باوا واسطہ باپ بن کر دیکھا ہے کہ بچوں کی ذرا سی تکلیف سے والدین کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ان کے احسانات کے شکریے میں ان کے حق میں دعا کرو۔ میں اپنے والدین کے لئے دعا کرنے سے کبھی نہیں تھکا۔ کوئی ایسا جنازہ نہیں پڑھا ہوگا۔ جس میں ان کے لئے دعا نہ کی ہو۔ جس قدر بچہ نیک بنے۔ ماں باپ کو راحت پہونچتی ہے۔ اور وہ اسی دنیا میں بہشتی زندگی بسر کرتے ہیں۔

فلا تقل لہما اف۔ اس قدر ان کی مدارات رکھو۔ کہ اف کا لفظ بھی منہ سے نہ نکلے چہ جائیکہ ان کو جھڑکو۔

ربکم اعلم بما فی نفوسکم۔ بعض والدین باوجود خدمت کے پھر بھی اولاد کی شکایت کرتے ہیں یا ان کو بے وجہ تنگ کرتے رہتے ہیں فرمایا خدا تمہاری نیتوں سے خوب واقف ہے۔ دوسرے موقعہ پر فرمادیا۔ وان جاھدک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعہما گویا اطاعت والدین کی حد بتادی ہے۔

آت ذا القربیٰ حقہ۔ اپنے اقربار سے شکایتیں بوجہ زیادہ معاملہ پڑنے کے پیدا ہوجاتی ہیں۔ ان کو خلوص سے دینا مشکل ہوجاتا ہے۔ اس لئے اس کی تاکید فرمائی۔

ان المبذرین۔ انسان خیال کرے کہ ایک کھانا جو وہ کھاتا ہے اس کے اجزار کہاں کہاں سے آئے اور کس شکل اور کن مختلف تبدیلیوں کے بعد ان کا ایک لقمہ اس کے منہ تک پہونچا۔ یہ سب سامان۔ واتاکم من کل ما سألتموہ۔ کے ماتحت حضرت حق سبحانہ نے پہلے سے عطا فرمائے۔ مگر لوگوں نے اس میں تبذیر کی۔ تو اس کا نتیجہ بھگتنا پڑیگا اللہ تعالیٰ نے دینے میں کسی سے بخل نہیں کیا۔ بلکہ اس کے غلط استعمال نے تنگی پیدا کر دی۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم سے مراد نعمت ہے۔

فقل لہم قولا میسوراً۔ اگر پاس کچھ نہیں تو سائل کو کوئی عمدہ بات ہی کہدے۔ ہمارے ایک شیخ تھے وہ سائل کے چہرے کو دیکھ دیکھ کر اس کے مناسب حال خدا کے عربی نام میں سے کسی نام کا ورد بتا دیتے تھے۔

مورخہ ۹۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۴)

ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق۔ انسان میں ایک غضب کی طاقت ہے۔ وہ جب حد سے بڑھتی ہے۔ تو کئی کئی رنگوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ غضب والا انسان گالی دیتا ہے اپنی اولاد کو قتل کر دیتا ہے اس قتل کے بڑے اسباب میں سے مردوں کی بدچلنی بھی ہے پھر مفلسی کا ڈر۔ جیسا کہ آجکل بعض لوگ کہتے ہیں کہ بہت اولاد نہیں چاہیئے یہ موجب ہے ملک کے افلاس کا۔

ولا تقربوا الزنیٰ۔ دوسری طاقت شہوت کی ہے۔ جو اولاً بعض اوقات کانوں کے

بمن - سب لوگوں کو۔

واٰتینا داؤد زبوراً - اس کے پہلے لقد فضلنا بعض النبیین علی البعض فرمایا۔ اس کا تعلق آپس میں کیا ہُوا۔ سنو - قرآن مجید میں ہے کہ لعن الذین کفروا علی لسان داؤد۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے کہ آپ بھی طرح آپکو اللہ تعالیٰ نے بزرگی دی۔ ایسی بات آپ کی شان سے بعید ہے اسی واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعّان نہیں تھے۔ حدیث میں جہاں ذکر آیا ہے وہاں ساتھ ہی ہیبت کا بیان بھی ہے۔

وما منعنا ان نرسل بالآیات - یہ آیت ہے جس پر لوگوں کو شبہ ہوا ہے سرسید احمد خان صاحب نے بھی ٹھوکر کھائی ہے اور معجزوں سے انکار کیا ہے۔ اسکے صحیح معنے یہ ہیں۔ کس چیز نے ہمیں آیات کے بھیجنے سے نہیں روکا۔ اور کیا پہلوں کی تکذیب ہمیں روکتی ہے۔ ہم نے ثمود کو دیکھو ثمود کے لئے اونٹنی ایک نشان بنائی۔ جب اونہوں نے اس پر ظلم کیا۔ تو خمیازہ اُٹھایا۔ اسی رکوع کے اخیر پر . . . . وما منع الناس ان یؤمنوا اذ جاءھم الھدیٰ۔ کس چیز نے روکا ہے لوگوں کو ایمان سے۔ مگر اس سے کہ یہ بشر رسول ہے۔ یہ تو ایسی چیز نہیں۔ پھر یہ سمجھ میں کہ۔

بالآیات - میں ال کیسا ہے۔ استغراق کا۔ تو مطلب یہ ہُوا کہ کل آیات کے بھیجنے سے تو تکذیب روکتی ہے۔ مگر بعض سے تو نہیں روکتی۔ اگر بعض آیات مراد ہیں تو باقی بعض کے بھیجنے سے تکذیب الناس نہیں روکیگی۔

واذ قلنا لک - اب ایک نشان کا ذکر فرماتا ہے۔

الرّءیا - بعض نے کہا ہے یہ رؤیا معراج مراد ہے۔ بہت لوگ سمجھتے تھے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کے رؤیا میں اپنی بڑی بڑی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ کب نصیب ہوسکتی ہیں۔ لیکن آخر ہم چودہویں صدی میں دیکھ رہے ہیں کہ معراج کے واقعات حرف بحرف صادق آرہے ہیں۔

الشجرۃ - ایک اور موقعہ پر فرمایا ہے۔ انّھا شجرۃ تخرج فی اصل الجحیم اس پر مشرکین نے ہنسی کی اور شجرۂ زقوم کے بجائے مکھن کھجور بناکر لوگوں کی دعوت کی اور کہا یہ ہے جس سے محمدؐ ڈراتا ہے۔

مورخہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۷)

اعبدوا - فرمانبرداری کرو۔

لاحتنکنّ - اس کے تین معنے ہیں (۱) تابعین نے معنے کئے ہیں۔ احتوین حاوی ہو جاؤں گا (۲) لاستولین۔ مسلّط ہو جاؤں گا۔ شاہ عبدالقادر نے لطیف ترجمہ کیا ہے۔ ان کی ڈاڑھی باندھ لونگا۔ ڈاڑھی کو پنجابی میں کھبّی کہتے ہیں

قال کے متعلق یاد رکھنے کی بات ہے۔ کہ ضرب۔ فعل۔ قال۔ تینوں قریب المعنی ہیں۔ منہ سے کہے ہاتھ پاؤں ناک آنکھوں سے کسی فعل کو کرے یا کسی واسطے (بلکہ ان کے ساتھ تعلق ہو) سے کرے۔ سب پر قال بولا جاتا ہے اسی واسطے صوفیوں نے بالعموم انہی افعال کو رکھا ہے۔ کلّم کا لفظ بھی وسیع ہے۔ ہاں کلّم تکلیما جب آئے۔ تو پھر لفظوں سے بات کرنے کے معنے میں آتا ہے۔ کلّم الجبال اور للوتد تکلیما کبھی نہیں بولتے

جزاءً موفوراً - عربی زبان میں جب اسم فاعل کمال کو پہونچے۔ تو صیغہ مبالغہ سے بڑھ کر اسے مفعول کے رنگ میں ادا کرتے ہیں۔ وفور کے معنے بڑی دولت

واستفزز - استفزاز۔ کسی ہلکا اور چھابنالینا ایسا کہ اپنے پر بھی قابو نہ رہے۔

بصوتک - صوت کا لفظ چار معنوں میں آیا ہے (۱) کھیل کود لعب (۲) لہو۔ اللہ سے غافل کرنے کا سامان (۳) غنا، گانا بجانا (۴) ہر چیز جو معصیۃ اللہ کی طرف بلائے۔ (کل داع الی معصیۃ اللہ) مومن کو ایسی باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

بخیلک ورجلک - دنیا میں کوئی سوار ہے کوئی پیادہ۔ فرماتا ہے۔ اے شیطان تیرے سوار و پیادے ہیں۔ یعنی تیرے کام میں لگے ہوئے ہیں۔

وشارکھم فی الاموال - مال میں شرکت شیطان یہ ہے۔ کہ مال حرام راہ سے کماوے (۲) اللہ کے حکم کے خلاف اس مال کو خرچ کرے۔

والاولاد - اولاد میں شرکت شیطان یہ ہے (۱) زنا سے اولاد حاصل کرنا (۲) اولاد کو کفر میں رنگین کرنا۔ (۳) ایسے نام رکھنے۔ جن میں غیر اللہ کے فضل وغیرہ کا ذکر ہو۔ مثلاً فضل میران۔ پیراندتا۔

وما یعدھم الشیطٰن - شیطان کے وعدے کیا ہیں۔ ان کے لئے میں نے بہت تحقیقات کی ہے۔ تین باتیں تو بہت قوی ہیں اور دو اسی قبیل سے۔ اوّل شعبہ تو یہ ہے کہ کوئی آدمی بُرے کام سے روکا جاوے۔ تو وہ جواب میں کہے کہ فلاں جو کرتا ہے۔ ایسا کہنے والا گویا تمام بدیوں کو جائز ٹھہراتا ہے (۲) یہ کہنا کہ یہ کام ہم نے آگے بھی کیا ہے۔ ہمارا کسی نے کیا بگاڑ لیا۔

(۱) عقائد کے اندر شبہات یا عقائد باطلہ (۲) عمل باطل (۳) جزا و سزا کا انکار تمام شیطانی باتوں کی اصل الاصول یہی تینوں چیزیں ہیں۔

یزجی - بجری۔

ان یخسف بکم - تمہیں ذلیل کردے گا۔

قاصفاً - قصف کوٹنا۔ باریک کرنا۔ دیوچ لینا۔

تبیعاً - بدلہ لینے والا۔ نصرت کرنے والا۔

مورخہ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۱۰ء (رکوع ۸)

امام - اس کو کہتے ہیں جس کا اتباع کیا جاوے۔ بدکار بدکاروں کی اقتدا کرتے ہیں اس لئے ان کا نام امام ہے۔ نیک نیکوں کی اقتدا کرتے ہیں اس لئے ان کا نام امام نیک ہے۔ دانشمند انسان غور کرے کہ وہ جہان اولین و آخرین جمع ہونگے کس جماعت میں سے پیش ہونا چاہتا ہے۔ دنیا میں بھی کوئی بدمعاشوں شہدوں کے ساتھ ہو کر بادشاہ کے حضور پیش ہونا پسند نہیں کرتا تو اس احکم الحاکمین کے حضور اولین آخرین کے سامنے کب گوارا کرسکتا ہے کہ بُری جماعتیں ہو کر پیش ہو۔

(باقی آئندہ انشاءاللہ تعالیٰ)

دس دلی کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔

بھور... توجہ فرما کر بدر کے خریدار دیئے ہیں آج تک سب سے اول منشی فضل کریم صاحب اکونٹنٹ ہیں جو پانچ خریدار دے چکے ہیں

محسن القوم خادم ہم

عبدالرحمان ناصر خلیفہ اسپین کی نسبت لکھا ہے کہ ایک مرتبہ وہ گھوڑے پر سوار جا رہا ۔ دیکھا کہ ایک ٹوٹی ٹانگوں والا کتا پیاس کے مارے دم توڑ رہا ہے اس غریب و مظلوم حیوان پر خلیفہ کو اس قدر رحم آیا کہ گھوڑے پر سے اتر پڑا ۔ اور نہر سے چلو بھر بھر کر کتے کے پاس لاتا اور اس کو پلا دیتا یہاں تک کہ اسی طرح دس مرتبہ آنے جانے کے بعد کتا سیر ہو گیا۔ اور اس نے اظہار شکر کے طور پر اپنی دم ہلانی شروع کی ۔ پھر اپنے محل میں واپس آ کر ایک خاص کمیٹی منعقد کی جس کا نام تھا ۔ انجمن محافظ حیوانات اور جس کا فرض تھا کہ کسی حیوان کو نا جائز طور سے کسی تکلیف میں مبتلا پائے تو اس کی دستگیری کرے ۔ (م - پ)

امن پسندی کیساتھ تبلیغ حق

بدھ دیو سے پورن نے درخواست کی ۔ کہ مجھے بھکشو بنایا جاوے بدھ نے کہا ۔ کہ بھکشو کی زندگی سخت زندگی ہے ۔ تمہیں مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا پورن نے کہا میں مشکلات کے مقابلہ کے لئے تیار ہوں ۔ کیا مشکلات ہو سکتی ہیں ؟ بدھ نے کہا ۔ فرض کرو تم کو لوگ گالیاں دیں پورن نے کہا میں ان کا شکریہ ادا کروں گا اور کہونگا ۔ دیکھو یہ لوگ کیسے بھلے ہیں جو مجھے مکوں سے مارتے نہیں گالیاں دینے پر ہی کفایت کرتے ہیں ۔ بدھ نے کہا کہ فرض کرو وہ تمہیں مکوں سے مارتے ہیں ۔ پورن نے جواب دیا کہ میں ان کا شکر گزار ہونگا اور کہونگا کہ کیسے نیک انسان ہیں مجھے مکوں سے مارتے ہیں ۔ لیکن لکڑی یا پتھر سے زخمی نہیں کرتے ۔ بدھ نے کہا ممکن ہے بعض لوگ تمہیں لکڑی پتھر سے زخمی کریں ۔ پورن نے کہا ۔ اس حالت میں بھی میں ان کا شکر گزار ہوں گا اور کہونگا ۔ دیکھو یہ لوگ میری زندگی کو قیمتی سمجھتے ہیں ۔ مجھے جان سے مار نہیں دیتے ۔ فقط زخمی کرتے ہیں ۔ بدھ نے کہا کہ دھرم پرچار کرتے ہوئے ممکن ہے کہ تمہیں لوگ جان سے ہی مار دیں ۔ پورن نے کہا میری زبان ایسے لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرے گی میں سمجھوں گا کہ یہ لوگ دیا کرتے ہیں کہ جو مجھے دنیا کے دکھوں سے آزاد کر کے نروان کی پدوی دلاتے ہیں ۔ بدھ نے کہا اس دشوا اس کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہو ۔ تو تمہیں ضرور کامیابی ہوگی ۔ اب مجھے کوئی سندیہ نہیں ۔ (آریہ گزٹ)

چودہویں صدی

چند سال قبل اس کے چودہویں صدی ہفتہ وار اخبار ایک مشہور اسلامی اخبار تھا اور اس کے اڈیٹر قاضی سراج الدین احمد کی قابلیت بھی کسی مزید حاشیہ کی محتاج نہیں ۔ آپ نے اب چودہویں صدی کو ماہواری رسالہ کی صورت میں تبدیل کیا ہے ۔ اس جنوری کے نمبر میں مضمون گذرانی باتوں کے متعلق ہیں مگر ہیں بہت لطیف ۔ ایک چیفکورٹ کا فیصلہ متعلقہ حق وراثت ولدزوجۂ خاصہ ہے ۔ اردو زبان کے متعلق خط و کتابت ہے ۔ تقسیم بنگال پر نہایت شستہ خیالات اور بنگالیوں کے شور و شر پر روشنی ڈالی ہے ۔ ترکی انقلاب پر ایک بسوط مضمون ہے ۔ حجم کی کوئی قید نہیں ۔ چندہ سالانہ للعہ ۔ اعلیٰ مضمون لکھنے والے کو اشرفی انعام ملیگا ۔

اہل حدیث

میں کسی صاحب نے تحریک کی ہے کہ مجلس شوریٰ بنائی جاوے جو ہر نزاع کا فیصلہ کرے اور ہم تفرقہ سے بچ جاویں ۔ مولوی ثناء اللہ لکھتے ہیں ایک عالم کو اس قید میں مقید کرنا کہ وہ اپنے فہم کو دوسرے کے فہم کے مقابلہ میں چھوڑ دے ایمان بالجبر ہے

بڑھ کر یہ بھی ... اور لکھتا ہو "کہنے والا کہے گا میں ارباب شوریٰ کا مقلد نہیں" ۔ دیکھئے ہمارے مخالفوں کو کیا کیا مشکلات ہیں اس کی وجہ صرف یہی ہے ۔ کہ ان کا کوئی امام نہیں کہ اس کے سامنے سب اپنی اپنی رائے خلوص قلبی سے چھوڑ دیں ۔ اہلحدیثو ! کیوں پریشان ہوتے ہو ۔ آؤ سب ایک امام کی بیعت کرلو ۔

اہلحدیث لکھتا ہے کہ ندوہ اپنی نظیر کانفرنس اور لیگ کو نہ بناوے بلکہ انجمن حمایت الاسلام وغیرہ کو بنا دے جس طرح انجمنہائے اسلامیہ کے جلسے کھلے بندوں ہوتے ہیں ۔ ندوہ بھی اسی طرح کرے اگر کوئی جلسہ بغرض مشورہ کرنا منظور ہو تو خاص خاص لوگوں کا ہو سکتا ہے ۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور جب تک ایسا نہ ہوگا ۔ پبلک کو اس سے کوئی ہمدردی پیدا نہیں ہو سکتی ۔

بمبئی ۔ یونیورسٹی کے جلسہ کانووکیشن میں ہز ایکسیلینسی گورنر نے بحیثیت چانسلر کے اپنی تقریر میں طلباء کو مخاطب کر کے کہا کہ تمہاری عمر کے نوجوانوں کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ تمام طریقوں کا علم حاصل کر سکو ۔ جن سے ہندوستان پر حکومت کی جاتی ہے پولیٹیکل انسٹی ٹیوشنوں کا علم صرف مطالعہ اور مشاہدہ اور تجربہ سے حاصل ہوتا ہے تمہیں معلوم ہے ۔ کہ ہندوستان کی حدوں پر کیسی بڑی بڑی طاقتیں موجود ہیں ۔ جو لوگ انقلاب کی کوشش کرتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ انقلاب سے ہندوستان کی تہذیب ایک صدی پیچھے جا پڑیگی ۔

بستار ایک باجگزار ریاست ہے جس کا رقبہ ۱۳۰۶۲ مربع میل ہے اور میریا قوم نے جو اس کی آبادی کا ... ہیں راجہ صاحب کے خلاف بغاوت کی ہے ۔ میریا قوم مثل بھیلوں کے ہندوستان کے اصلی قدیم باشندوں میں سے ہیں اور بہت عرصہ نہیں گزرا کہ ان میں انسانی قربانی کی رسم جاری تھی ۔ باغیوں نے بازار لوٹ لئے ہیں اور چند پولیس کی چوکیاں اور مدرسے جلا دئے ہیں اور ریاست کا ایک ملازم سخت زخمی ہوا ہے یہ لوگ تیر کمانوں سے مسلح ہیں ان کے زیر کرنے کے لئے ۱۲۰ پولیسیوں کی جماعت روانہ کی گئی ہے ۔

طہران سے روس میں خبر پہونچی ہے کہ دو جہاز مسافروں کے اور ایک سٹیمر بار برداری کا جن کے نام معلوم نہیں ہیں ۔ بوشہر سے روانہ ہونے کے بعد ایک سخت طوفان میں ڈوب گئے ۔ ۲۰۰ مسافر اور ملاح ہلاک ہوئے ۔ (آر می)

کلکتہ میں ۲ پٹھان گرفتار ہوئے ہیں اور ۵۰ ہزار کا مال مسروقہ ان کے دکانوں سے برآمد ہوا ہے ۔

لاہور سنٹرل جیل سے چارشنبہ کی رات کو دو قیدی فرار ہو گئے

امیر صاحب نے جو ایک نقرئی جھاڑ جامع مسجد دہلی کے لئے بھیجا تھا چند ٹکڑے ہوئے چوری ہو گئے ۔

انبالہ میں ہم کو متعلق جو ایک برخاست شدہ کلرک مسمی محمد عمر ماخوذ تھا رہا کر دیا گیا

قضیہ یمن ترکی مجلس وزراء کی ایک میٹنگ میں اس معاملہ پر غور و بحث ہونے کے بعد یہ رائے قرار پائی ہے کہ ایک بڑی امدادی فوج جس میں ترکوں کی ۲۰ پلٹنیں شامل ہوں بغاوت کا قلع قمع کرنے کے لئے یمن بھیجی جائے ۔ علاوہ ازیں اس کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۸ یا ۴ چھوٹی کشتیاں بحیرہ قلزم میں بھیجی جاویں ۔ تاکہ وہ بحیرہ مذکور پر ممنوع سامان کی پوشیدہ درآمد مسدود کریں اور آتشین اسلحہ اور کارتوسوں کی ناجائز تجارت نہ ہونے دیں ۔

سنگاپور کی ایک تار برقی مظہر ہے کہ سیلاب سے علاقہ جوہور (جزیرہ بورنیو) کی بیسیوں میل ریلوے لائن بہ گئی ہے ۔ جس کو از سر نو تیار کرنا پڑیگا

ڈاکٹر کارل کم سرگروہ سوڈان متحدہ مشن نے جو وسط افریقہ میں ایک عرصہ تک سیاحت و سفر کرنے کے بعد حال میں ہی انگلستان آیا ہے رویٹر کے قائمقام سے کہا کہ بت پرست افریقیوں کو تسخیر کرنے کی فرنگستانی کوششوں کے ساتھ ہی مسلمان تجار و داعظین آ جاتے ہیں